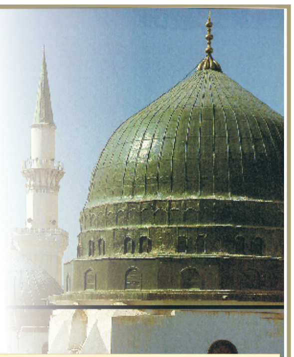

خطبہ جمعہ برائے 21/جون 2019ء

حج

از: مولانا انیس الرحمن صاحب قاسمی (رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ)

نوٹ: مذہب اسلام دنیا کے تمام ادیان ومذاہب سے زیادہ ممتاز اور رب کریم کے یہاں معتبر وپاکیزہ ہے، یہی وہ دین اور ملت ہے جس کی تعلیمات پر عمل کرنے کا دنیائے انسانیت کو مکلف کیا گیا ہے۔ حج اسلام کا وہ اہم رکن ہے جس کی اہمیت وفرضیت مسلم ہے، نبی آخرالزماں ﷺ کی تعلیمات واحکامات سے یہ بات معلوم شدہ ہے کہ رب کریم کی رضاجوئی کے لئے یہ فریضہ زندگی میں ایک بار ہر آزاد، عاقل وبالغ، مسلمان، صاحب استطاعت مرد وعورت پر فرض ہے، چنانچہ دین میں اس فریضے کو پانچواں ستون قرار دیا گیا ہے جس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج اور مخلد فی النار ہوجاتا ہے۔

چونکہ ایام حج قریب ہیں اسلئے اس ہفتے "حج: ایک اہم فریضہ" کے عنوان سے خطبہ جاری کیا جارہا ہے۔ ائمہ حضرات سے گذارش ہے کہ اس خطبہ کی روشنی میں خطاب فرمائیں۔

حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے، حج کی فرضیت کو بتاتے ہوئے اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے:

{وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ط وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ}

(لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہے، وہ اس کا حج کرے اور جو کوئی اس کا انکار کرے، اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔)

عبادتوں میں حج کو اللہ نے ایک خاص درجہ دیا اور یہ زندگی میں ایک بار ایسے تمام لوگوں پر فرض ہے، جو صحت اور تندرستی کے ساتھ بیت اللہ تک جانے کی استطاعت بدنی اور مالی رکھتے ہوں؛ یعنی ضرورت سے زائد جس کے پاس اتنا مال ہو کہ متوسط طور پر خرچ کے ساتھ سواری سے، وہاں جائے اور حج کرکے واپس آجائے تو ایسے شخص کے اوپر حج فرض ہوتا ہے۔

بہت سے ایسے لوگ ہیں، جن کو اللہ نے مال بھی دے رکھا ہے اور صحت بھی، مگر وہ حج کو نہیں جاتے ہیں اور فریضۂ حج کو ٹالتے رہتے ہیں، کبھی بڑھاپے میں حج کو جاتے ہیں، حالاں کہ اس وقت ضعف وکمزوری کی بنا پر حج کے ارکان ٹھیک سے ادا نہیں کرپاتے ہیں؛ اس لیے چاہیے کہ صحت کی حالت میں حج کو جائے اور سستی نہ کرے؛ اس لیے کہ اگر حج وقت پر ادا نہ ہوا تو پھر سال بھر کے بعد اس کا وقت آئے گا اور معلوم نہیں کہ سال بھر تک زندگی باقی رہے گی، یا نہیں؟ اور اسی طرح صحت وفراغت کی حالت ایسی رہے گی، یا نہیں؟ اس لئے حج کو کسی کی شادی، مکان کی تعمیر وغیرہ کی مشغولیت سے موخر نہیں کرنا چاہیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"من أراد الحج فليتعجل"۔

(جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو، اس کو جلدی کرنی چاہیے۔)

اور جو شخص حج فرض ہونے کے باوجود حج نہ کرے تو کچھ بعید نہیں کہ اس کا خاتمہ ایمان واسلام والے کے بجائے یہودی، یا نصرانی جیسا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"جو شخص بیت اللہ تک جانے کی صلاحیت رکھتا ہو، اس کے باوجود بغیر حج کئے دنیا سے چلا گیا تو اس کو اختیار ہے خواہ یہودی ہوکر مرے، یا نصرانی ہوکر"۔

حقیقت میں حج ایک ایسی عبادت ہے، جس کا کوئی بدل نہیں؛ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"العمرة إلى العمرة كفارة بينهما والحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة"۔

(ایک عمرہ دوسرے عمرہ کے درمیان کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا کوئی بدلہ نہیں، سوائے جنت کے۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے:

"من حج لله فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمه"۔

(جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس میں فحش کلام اور گناہ نہیں کیا تو وہ حج سے اس طرح واپس آئے گا، جیسے وہ آج پیدا ہوا ہے۔)

اس لیے حج کے سفر میں خاص طور پر اس بات کا اہتمام ہونا چاہیے کہ کسی طرح کی بے حیائی، گناہ اور لڑائی جھگڑا نہ ہو، جیسا کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے:

{فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ}

(جس نے ایام حج میں حج فرض ادا کیا، وہ حج میں بے حیائی، برائی اور جھگڑا لڑائی نہ کرے۔)

جس نے ایام حج میں حج فرض ادا کیا، وہ حج میں بے حیائی، برائی اور جھگڑا لڑائی نہ کرے اور وہ دیگر گناہوں سے حج میں بچے اور اپنے اوقات کو ذکر وعبادت میں لگائے، اس کا حج مقبول ہوگا اور بلا شبہ ایسا حج افضل عبادات کے ساتھ ساتھ افضل جہاد بھی ہے، چناں چہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا، پھر سوال کیا گیا کہ اس کے بعد؟ تو فرمایا: حج مبرور''۔

ایک دوسری روایت میں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ!

''اے اللہ کے رسول! ہم جہاد کو سب سے افضل عمل دیکھ رہے ہیں، پس ہم لوگ کیوں نہیں جہاد میں شرکت کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں؛ لیکن افضل جہاد حج مبرور ہے''۔

یہی وجہ ہے کہ جب حج کرنے والے نویں (۹) ذی الحجہ کو عرفات کے میدان میں پہنچتے ہیں تو وہ اللہ کی خصوصی رحمت اور فضل کے مستحق ہوتے ہیں، اس دن سب سے زیادہ عذاب کے مستحق بندوں کو آگ سے چھٹکارا ملتا ہے، اس لیے اس دن کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر حاجی کو چاہیے کہ وہ میدان عرفات پہونچ کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس آخری خطبہ پر توجہ دے، جس میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جان ومال، عزت وآبرو کے احترام اور حرام امور وسود سے بچنے کی خاص طور پر تاکید کی ہے اور ''ہر امتی کو داعی بننے'' کی ذمہ داری دے کر یہ فرمایا تھا: ''فليبلغ الشاهد الغائب'' اس لیے عرفہ سے واپسی پر حاجی کو دین کا داعی بننا چاہیے۔

حج کرنے والا جب بیت اللہ پہنچے تو اسے چاہیے کہ اس کا طواف کرے اور اللہ جل شانہ سے یہ دعا کرے:

{رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ}

(اے ہمارے رب! دے ہم کو دنیا میں خوبی اور آخرت میں اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''طواف کرنے والے کے ساتھ ستر فرشتے لگا دیئے جاتے ہیں اور جو شخص ''اللهم إنى أسألك العفو والعافية فى الدنيا والآخرة ربنا آتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النار''۔ کہے، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں''۔

لہذا حج کرتے وقت نیت کو اللہ کے لئے خالص کرے اور ریا ودکھاوے سے بچے اور خشوع وخضوع کے ساتھ ایسی توبہ کرے، جس میں یہ عزم ہو کہ وہ دوبارہ گناہ نہیں کرے گا، اپنے اعضاء وجوارح اور زبان کی حفاظت کرے؛ تاکہ ان سے کوئی کام ایسا سرزد نہ ہو، جو اس مبارک جگہ میں اللہ کے غضب کو دعوت دینے والا ہو؛ اس لیے وہ ہمہ دم اس بات کی فکر میں رہے کہ اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کرے اور احرام کی حالت میں اپنے آپ کو تلبیہ اور دعا کی حالت میں مشغول رکھے اور ممکن حد تک نیک اعمال انجام دے، ایک دوسرے کی خدمت کرے اور صدقہ وخیرات کرے؛ اس لیے کہ اس مبارک جگہ کی تھوڑی سی عبادت بھی احرام کی حالت میں خصوصی طور پر بڑے اجر وثواب کا مستحق بناتی ہے۔ اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ مسجد حرام میں اور طواف وسعی کی حالت میں کسی بھی شخص کو اپنی ذات سے تکلیف نہ پہنچائے؛ اس لیے کہ اس جگہ کا گناہ بھی بڑا ہے، جیسا کہ وہاں کی نیکیاں اجر وثواب میں بڑی ہیں۔ حج سے پہلے، یا حج کے بعد مدینہ منورہ میں جا کر مسجد نبوی کی زیارت کرے، اس میں فرض نمازیں ادا کرے اور کثرت سے ذکر ودعا اور نوافل کا اہتمام کرے؛ اس لیے کہ جس طرح مسجد حرام میں نماز اور دیگر عبادتوں کا ثواب اللہ کے نزدیک بڑھا ہوا ہے، اسی طرح مسجد نبوی کی نماز بھی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز، دیگر مساجد کے مقابلہ ہزار نمازوں سے افضل ہے، مگر مسجد حرام؛ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد آخری مسجد ہے''۔

مسجد نبوی کی زیارت کے ساتھ ساتھ اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ بغیر کسی کو تکلیف پہنچائے مسجد نبوی میں روضۃ الجنۃ میں جگہ مل جائے تو دو رکعت نفل پڑھ لے، یا جو نماز میسر ہو، پھر اس کے بعد نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر کی زیارت کرے اور انتہائی ادب وخشوع کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام پڑھے، ساتھ ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر بھی سلام بھیجے۔ مدینہ میں قیام کے دوران مسجد قبا کے لیے بھی جانا چاہئے اور اس میں نماز ادا کرنی

چاہئے، اسی طرح جنت البقیع اور شہداء احد اور دیگر صحابہ کے قبور کی زیارت اور دعا بھی مسنون ہے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ ان کے قبروں کی زیارت کرتے اور دعا فرماتے۔

مدینہ مبارک جگہ ہے؛ اس لیے وہاں قیام کے دوران بھی اس بات کی کوشش ہونی چاہئے کہ اس پاک ومبارک جگہ میں نہ تو کسی کو تکلیف دے، نہ ہی کوئی گناہ کا کام کرے؛ بلکہ سنت کے مطابق زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھے اور زندگی کو بہتر طور پر گزارے۔ مدینہ کی فضیلت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"إن الإیمان لیأرز إلی المدینة کما تأرز الحیة إلی جحرھا"۔

(بیشک قرب قیامت میں ایمان مدینہ میں سمٹ جائے گا، جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ جاتا ہے۔)

ایک دوسری جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"من أراد أھل المدینة بسوء أذابه اللّٰہ کما یذوب الملح فی الماء"۔

(جو شخص مدینہ والوں کے ساتھ برائی کرنا چاہے گا اللہ جل شانہ اس کو پگھلا دے گا جیسا کہ پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:

"من استطاع منکم أن یموت بالمدینة فلیفعل فإنی أشھد لمن مات فیھا"۔

(جو شخص مدینہ میں مرنے کی خواہش رکھتا ہو تو وہ وہاں قیام کرے؛ اس لیے کہ جو وہاں وفات پائے گا، میں اس کے جنتی ہونے کی گواہی دیتا ہوں۔)

ایک دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"من جاءنی زائرًا لا یعمله حاجة إلا زیارتی کان حقا علیَّ أن أکون له شفیعا یوم القیامة"۔

(جو شخص صرف میری زیارت کے لیے مدینہ آئے گا، میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا۔)

لہٰذا ہم سب کو چاہئے کہ بیت اللہ کا حج کریں، جسے استطاعت ہو، وہ تاخیر نہ کرے اور جو استطاعت نہیں رکھتا، وہ اپنی نیت کو حج کے لیے خالص کر کے یہ عزم رکھے کہ جیسے ہی اللہ اسے اس کی سہولت واستطاعت دے گا، وہ حج کو جائے گا اور یہ ذہن میں رکھے کہ حج بنیادی طور پر آسان ہے اژدحام کی وجہ سے ارکان کی ادائیگی میں مشکلات پیدا ہوتی ہے؛ اس لیے اژدحام سے بچے اور دوسروں کو بھی بچائے، حج کے فرائض وواجبات بھی چند ہیں؛ اس لیے حج کو جانے سے پہلے حج کے ضروری احکام ومسائل اور آداب کو سیکھے اور پورے سفر کو سنت کے موافق ادا کرنے کی کوشش کرے، خاص طور پر حج کے ارکان وواجبات، سنن ومستحبات اور احرام کے احکام وممنوعات کو سیکھنا چاہیے؛ تاکہ یہ مبارک سفر اللہ کی رضا کا سفر ہو اور حج مقبول ومبرور ہو۔ اللہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ہر ہفتہ براہ راست خطبہ جمعہ حاصل کرنے اور اہم اصلاحی موضوعات اور بورڈ کی اہم شخصیات پر گرانقدر مضامین حاصل کرنے کے لئے اپنا نام اور پتہ درج نمبر پر بذریعہ وہاٹس ایپ ارسال کریں۔

+919834397200

سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ